66074 ـ كيا پيشاب كى بيمارى ميں مبتلا شخص نماز باجماعت ادا كر سكتا ہے ؟

سوال

ميرے خاندان ميں ايك شخص پيشاب كى بيمارى ميں مبتلا ہے، كيا اس كے نماز باجماعت ادا كرنا واجب ہے، يا كہ وہ اكيلا نماز ادا كرے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

پيشاب كى بيمارى ميں مبتلا شخص كى دو حالتيں ہيں:

پہلى حالت:

پيشاب مستقل اور مسلسل جارى رہے اس طرح كہ نماز اور وضوء كے وقت بھى نہ ركتا ہو، ايسے شخص كے ليے حكم يہ ہے كہ وضوء كرے اور انڈروير وغيرہ پہن لے تا كہ پيشاب سارے لباس ميں نہ پھيلے، نماز كا وقت شروع ہونے كے بعد وضوء كرے اور پھر سب لوگوں كى طرح باجماعت نماز ادا كرے.

ليكن اگر مسجد ميں گندگى پھيلنے كا خدشہ ہو تو اس كے ليے مسجد ميں داخل ہونا حلال نہيں، بلكہ اگر ميسر ہو تو وہ گھر ميں نماز باجماعت ادا كرے يا پھر اكيلا ہى ادا كر لے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالى " المغنى " ميں كہتے ہيں:

" مستحاضہ عورت اور پيشاب كى بيمارى والا شخص مسجد ميں ٹھر اور وہاں سے گزر سكتا ہے، ليكن شرط يہ ہے كہ مسجد ميں گندگى پھيلنے كا خدشہ نہ ہو؛ كيونكہ عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا سے مروى ہے كہ:

" نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كى ايك زوجہ محترمہ نے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے ساتھ اعتكاف كيا اور وہ استحاضہ كى حالت ميں تھى، اور سرخى اور زردى ديكھتى، اور بعض اوقات وہ نماز ادا كر رہى ہوتى تو ان كے نيچے برتن ركھا ہوتا تھا "

اسے بخارى نے روايت كيا ہے.

چنانچہ اگر مسجد گندى ہونے كا خدشہ ہو تو اسے مسجد ميں سے گزرنے كا حق نہيں؛ كيونكہ مسجد اس سے صاف

رہنی چاہیے جس طرح پیشاب سے اسے صاف رکھا جاتا ہے، اور اگر حائضہ عورت کا مسجد سے گزرنے کی بنا پر مسجد گندی ہونے کا خدشہ ہو تو اسے مسجد سے گزرے کا حق نہیں " انتہی باختصار.

دیکھیں: المغنی لابن قدامہ (1 / 201).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع " میں لکھتے ہیں:

" مسجد میں نجاست لے جانی منع ہے، جس کے بدن میں نجاست لگی ہو یا اسے زخم ہو جس سے مسجد میں گندگی پیھلنے کا خدشہ ہو تو اس شخص کے لیے مسجد میں داخل ہونا حرام ہے، لیکن اگر گندگی پھیلنے کا خدشہ نہ ہو تو پھر حرام نہیں، ان مسائل کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے:

انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" یہ مساجد میں پیشاب اور گندگی وغیرہ کے لیے نہیں، بلکہ یہ مساجد اللہ تعالی کا ذکر اور قرآن مجید کی تلاوت کے لیے ہیں "

او کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

اسے مسلم نے روایت کیا ہے. انتہی

دیکھیں: المجموع للنووی (2 / 177).

دوسری حالت:

اس کا پیشاب وضوء اور نماز کے وقت تك رکتا ہو، مثلا جس کے متعلق علم ہو کہ قضاء حاجت کے بعد پیشاب کچھ دیر کے لیے رك جاتا ہے، تو ایسے شخص کے لیے پیشاب رکنے کے وقت تك نماز مؤخر کرنی لازم ہے، چاہے ایسا کرنے سے نماز باجماعت ادا نہ ہو سکے.

اس وقت اسے چاہیے کہ وہ اگر میسر ہو سکے تو اپنے گھر والوں کے ساتھ نماز ادا کرے تا کہ نماز باجماعت کا ثواب حاصل ہو سکے.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج سوال کیا گیا:

ایك شخص پیشاب کی بیماری میں مبتلا ہے، اور پیشاب کے بعد کچھ دیر کے لیے پاك صاف رہتا ہے، اگر وہ پیشاب رکنے کا انتظار کرے تو جماعت ختم ہو جاتی ہے، اس کا حکم کیا ہے؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا:

" اگر معلوم ہو کہ پیشاب رك جاتا ہے تو اس کے لیے پیشاب آنے کی صورت میں جماعت کی فضیلت حاصل کرنے کے لیے نماز ادا کرنی جائز نہیں بلکہ اسے پیشاب رکنے کا انتظار کرنا ہو گا اور اس کے بعد وہ استنجا کر کے وضوء کرے اور نماز ادا کرلے چاہے جماعت ختم ہو چکی ہو.

اسے وقت داخل ہونے کے بعد استنجاء اور وضوء جلد کرنا چاہیے، تا کہ وہ نماز باجماعت ادا کر سکے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (5 / 408).

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (50075) اور (39494) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .